ڈاکٹر عبدُ السّلام

اور تصویر کا دوسرا رُخ

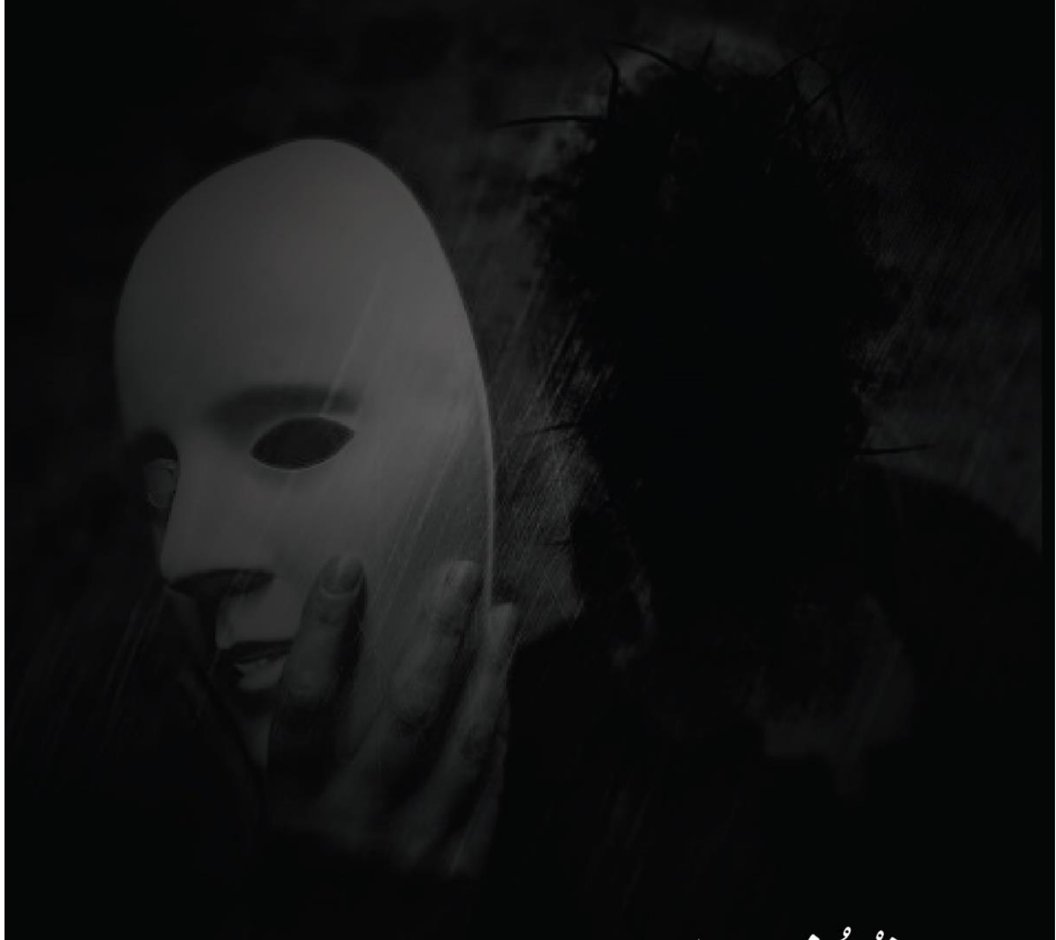

محمد عُثمان عارف

ڈاکٹر عبدالسلام
اور تصویر کا دوسرا رُخ

مرتب:	محمد عثمان عارف
نظر ثانی و معاونت:	محمد نعیم
ڈیزائن:	محمد کفیل
پروجیکٹ:	اساس انسٹیٹیوٹ
تاریخ:	مئی 2024

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

پیش لفظ

اس عنوان پہ کام کرنے کا بنیادی مقصد صرف یہی تھا کہ آج کی نوجوان نسل کے سامنے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی حقیقت کو واضح کیا جائے کیونکہ آج کل عصری تعلیمی اداروں میں ڈاکٹر عبدالسلام کو ایک قومی ہیرو کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے اور نوجوان نسل اس سے بہت حد تک متاثر بھی ہو رہی ہے۔اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ نوجوان نسل کو ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے متعلق صحیح معلومات نہیں ہیں۔اس کتابچے میں مختصراً ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی وطن اور اسلام دشمنی کو سامنے لانے کی کوشش کی گئی ہے۔

محمد عثمان عارف

ڈاکٹر عبدالسلام اور تصویر کا دوسرا رُخ

سوال نمبر 1: ڈاکٹر عبدالسلام کون تھا اور اس کا تعلق کس مذہب سے تھا؟
جواب: ڈاکٹر عبدالسلام ایک پاکستانی سائنسدان تھا اور اسکا تعلق قادیانیت سے تھا۔

(کتاب غدار پاکستان از متین خالد صفحہ نمبر 207)

سوال نمبر 2: ڈاکٹر عبدالسلام کہاں پیدا ہوا؟
جواب: ڈاکٹر عبدالسلام صوبہ پنجاب کے شہر جھنگ میں پیدا ہوا۔

(ماہانہ الفضل)

سوال نمبر 3: ڈاکٹر عبدالسلام نے تعلیم کہاں سے حاصل کی؟
جواب: ڈاکٹر عبدالسلام نے بی ایس سی گورنمنٹ کالج لاہور اور ایم ایس سی پنجاب یونیورسٹی سے کی۔

(ماہانہ الاسلام)

سوال نمبر 4: ڈاکٹر عبدالسلام نے اعلیٰ تعلیم کہاں سے حاصل کی؟
جواب: ڈاکٹر عبدالسلام نے اعلیٰ تعلیم سینٹ جان کالج سے حاصل کی۔

(کتاب غدار پاکستان از متین خالد صفحہ نمبر 157)

سوال نمبر 5: ڈاکٹر عبدالسلام کے پاس کس کس ملک کی شہریت تھی؟
جواب: ڈاکٹر عبدالسلام کو دو ممالک کی شہریت حاصل تھی۔

1. پاکستان
2. برطانوی ہند

(ویکیپیڈیا)

سوال نمبر 6: ڈاکٹر عبدالسلام کی اصل وجہ شہرت کیا ہے؟
جواب: ڈاکٹر عبدالسلام کی اصل وجہ شہرت نوبل پرائز کا ملنا تھا۔

(کتاب غدار پاکستان از متین خالد صفحہ نمبر 29)

سوال نمبر 7: ڈاکٹر عبد السلام نے کس شعبے میں کام کیا؟

جواب: ڈاکٹر عبد السلام نے طبعیات (فزکس) کے شعبے تھیوریٹیکل فزکس میں کام کیا۔

(کتاب غدار پاکستان از متین خالد صفحہ نمبر 35)

سوال نمبر 8: ڈاکٹر عبد السلام کو نوبل پرائز کب ملا؟

جواب: ڈاکٹر عبد السلام کو نوبل پرائز اکتوبر 1979 میں ملا۔

(کتاب غدار پاکستان از متین خالد صفحہ نمبر 29)

سوال نمبر 9: نوبل پرائز کیا ہے؟

جواب: نوبل پرائز ایک کیمسٹ مسٹر الفرڈ بن ہارڈ نوبل کی طرف منسوب ایک انعام ہے جو نوبل فاؤنڈیشن کی طرف سے دیا جاتا ہے اور اس کا آغاز 1901ء میں ہوا تھا۔ اس فاؤنڈیشن کے تحت ہر سال پانچ انعامات دیے جاتے ہیں۔ (کتاب غدار پاکستان از متین خالد صفحہ نمبر 30)

سوال نمبر 10: نوبل پرائز کن کن شعبوں میں دیا جاتا ہے؟

جواب نوبل پرائز پانچ شعبوں میں دیا جاتا ہے:

1) ادب 2) امن 3) فزکس 4) کیمسٹری 5) فزیالوجی

(کتاب غدار پاکستان از متین خالد صفحہ نمبر 30)

سوال نمبر 11: ڈاکٹر عبد السلام کے ساتھ نوبل پرائز میں کتنے سائنسدان شامل تھے؟

جواب: ڈاکٹر عبد السلام کے ساتھ نوبل پرائز میں دو مزید سائنسدان شامل تھے جن کا تعلق امریکہ سے تھا۔ (کتاب غدار پاکستان از متین خالد صفحہ نمبر 33)

سوال نمبر 12: ڈاکٹر عبد السلام کو نوبل پرائز دینے سے عالم کفر کو کیا فوائد حاصل ہوئے؟

جواب: ڈاکٹر عبد السلام کے نوبل پرائز سے عالم کفر نے بہت سے فوائد حاصل کیے ان میں سے چند درج ذیل ہیں۔

1. اسلامی سائنس فاونڈیشن کا قیام ممکن ہوا جو درحقیقت قادیانیت کے زیر سایہ تھی۔

(کتاب غدار پاکستان از متین خالد صفحہ نمبر 41)

2. ڈاکٹر عبد السلام کو بحیثیت مسلمان پیش کرنے کا موقع حاصل ہو گیا۔

(کتاب غدار پاکستان از متین خالد صفحہ نمبر 39)

3. ڈاکٹر عبد السلام کو عالم اسلام کا ہیرو بنا کر پیش کرنے کی جسارت ممکن ہو گئی۔

(کتاب غدار پاکستان از متین خالد صفحہ نمبر 40)

4. پاکستان کے ایٹمی پروگرام تک رسائی کا موقع ہاتھ آ گیا۔

سوال نمبر 13: اسلامی سائنس فاؤنڈیشن کے مقاصد کیا تھے؟

جواب: اسلامی سائنس فاؤنڈیشن کے مقاصد میں سے چند درج ذیل ہیں

1. اسلامی ممالک کے سائنسی اداروں تک قادیانیوں کی پہنچ کو ممکن بنانا۔
2. اسلامی ممالک کے ایٹمی سائنسدانوں پر کڑی نظر رکھنا۔
3. اسلامی ممالک کے ایٹمی منصوبوں تک رسائی حاصل کرنا۔

(کتاب غدار پاکستان از متین خالد صفحہ نمبر 46)

سوال نمبر 14: ڈاکٹر عبد السلام نے پاکستان کے کن کن اداروں میں پڑھایا؟

جواب: ڈاکٹر عبد السلام نے پاکستان کے جن ممتاز تعلیمی اداروں میں پڑھایا ان میں سے ایک گورنمنٹ کالج لاہور اور دوسرا پنجاب یونیورسٹی ہے۔ (کتاب غدار پاکستان از متین خالد صفحہ نمبر 132)

سوال نمبر 152: ڈاکٹر عبد السلام کے متعلق GC لاہور کے طلباء کے تاثرات کیا تھے؟

جواب: ڈاکٹر عبد السلام کے متعلق گورنمنٹ کالج لاہور کے طلباء کے تاثرات یہ تھے:

"انہیں پڑھانا نہیں آتا اور نہ ہی پڑھانے میں دلچسپی لیتے ہیں اس لیے کسی نئے استاد کا انتظام کیا جائے۔" (کتاب غدار پاکستان از متین خالد صفحہ نمبر 132)

سوال نمبر 16: ڈاکٹر عبد السلام کے لیے گورنمنٹ کالج لاہور کے پرنسپل کے تاثرات کیا تھے؟

جواب: ڈاکٹر عبد السلام کے متعلق گورنمنٹ کالج لاہور کے پرنسپل کے تاثرات یہ تھے:

Dr. Abdul Salam is not fit for Govt. College Lahore; he may be a researcher but he is not a good college man. (کتاب غدار پاکستان از متین خالد صفحہ نمبر ص 132)

سوال نمبر 17: ڈاکٹر عبدالسلام کو پنجاب یونیورسٹی سے کیوں جانا پڑا؟

جواب: ڈاکٹر عبدالسلام پنجاب یونیورسٹی میں ایک ریسرچ سینٹر قائم کرنا چاہتا تھا اور وہاں مختلف ممالک سے یہودی ماہرین اور سائنسدانوں کو بھی بلانا چاہتا تھا۔ لیکن اس شرط کو حساس اداروں نے قبول نہ کیا اور اسکو سکیورٹی رسک کی وجہ سے رد کر دیا تو ڈاکٹر عبدالسلام پنجاب یونیورسٹی سے استعفیٰ دے کر چلا گیا۔ (کتاب غدار پاکستان از متین خالد صفحہ نمبر 136)

سوال نمبر 18: ڈاکٹر عبدالسلام کے متعلق نوبل پرائز میں ان کے شریک ڈاکٹر اسٹیون وائنبرگ نے اپنے انٹرویو میں کیا کہا تھا؟

جواب: ڈاکٹر عبدالسلام کے متعلق ڈاکٹر اسٹیون وائنبرگ نے اپنے ایک ریڈیو انٹرویو میں کہا تھا:

"ڈاکٹر عبدالسلام نے کوئی اہم سائنسی پیش رفت نہیں کی کہ انہیں اس اہم انعام کا مستحق ٹھہرایا جائے بلکہ انہیں ایک خاص ان دیکھے منصوبے کے تحت ہمارے ساتھ نتھی کیا گیا جو سخت بد دیانتی کے زمرے میں آتا ہے۔" (کتاب غدار پاکستان از متین خالد صفحہ نمبر 100)

سوال نمبر 19: ڈاکٹر عبدالسلام نے پاکستان کے متعلق کیا کہا تھا؟

جواب: ڈاکٹر عبدالسلام کے پاکستان کے بارے میں الفاظ یہ تھے:

"میں اس لعنتی ملک پر قدم نہیں رکھنا چاہتا جب تک آئین میں کی گئی ترمیم واپس نہ لی جائے۔" (کتاب غدار پاکستان از متین خالد صفحہ نمبر 59/189)

سوال نمبر 20: ڈاکٹر عبدالسلام پاکستان میں کس کس عہدے پر رہا؟

جواب: ڈاکٹر عبدالسلام پاکستان کے نہایت اہم ترین عہدوں پر رہا جن میں سے دو یہ ہیں۔

1. وزارت سائنس و ٹیکنالوجی
2. وزارت تعلیم پنجاب

(کتاب غدار پاکستان از متین خالد صفحہ نمبر 101)

سوال نمبر 21: ڈاکٹر عبدالسلام نے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے متعلق کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: ڈاکٹر عبدالسلام نے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو نقصان پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی۔

اسکے کارناموں میں سے چند یہ ہیں

1. ڈاکٹر عشرت عثمانی (قادیانی) کو ایٹمی توانائی کمیشن کا چیئرمین مقرر کروایا۔
2. منیر احمد خان (قادیانی) کو ایٹمی توانائی کمیشن کے چیئرمین کے اہم عہدے پر تعینات کروایا۔ جب صدر پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے ایٹم بم بنانے کی خواہش کا اظہار کیا تو ڈاکٹر عبد السلام نے نہ صرف اس بات کا انکار کیا بلکہ اسکو ناممکن قرار دیا۔

(کتاب غدار پاکستان از متین خالد صفحہ نمبر 158)

سوال نمبر 22: ڈاکٹر عشرت حسین عثمانی نے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے متعلق کیا کردار ادا کیا؟

جواب: ڈاکٹر عشرت حسین عثمانی نے نہ صرف ایٹم بم بنانے کے عمل کو ناممکن قرار دیا بلکہ صدر پاکستان ایوب خان کو یہ رپورٹ دی کہ پاکستان میں یورینیم نہیں ہے حالانکہ ممتاز جیالوجسٹ شیر خان، پاکستان اٹامک کمیشن کے ڈاکٹر غنی اور فرانس کے ماہرین کی رپورٹ کے مطابق گلگت میں یورینیم موجود ہے۔ (کتاب غدار پاکستان از متین خالد صفحہ نمبر 70)

سوال نمبر 23: منیر احمد خان نے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے متعلق کیا کردار ادا کیا؟

جواب: منیر احمد خان کو اہم ایٹمی سائنسدان زاہد سعید کو راستے سے ہٹانے کے لیے استعمال کیا گیا۔ منیر احمد خان کے ذریعے سے بھٹو کو ایٹمی ری پروسیسنگ پلانٹ کا آئیڈیا دیا گیا جو کہ فریب تھا۔ اسکے ساتھ ساتھ منیر احمد خان نے ایٹمی توانائی کمیشن میں قادیانیوں کو بھرتی کیا جن کی مدد سے ہر طرح کی اندرونی معلومات ڈاکٹر عبد السلام کے ذریعے عالمی کفریہ طاقتوں کو دی گئیں۔

(کتاب غدار پاکستان از متین خالد صفحہ نمبر 47)

سوال نمبر 24: ڈاکٹر عبد السلام نے خود کو پوری دنیا میں کس حیثیت سے پیش کیا؟

جواب: ڈاکٹر عبد السلام نے خود کو پوری دنیا کے سامنے ایک مسلمان کی حیثیت سے پیش کیا۔ 18 دسمبر 1979ء کو پاکستان قومی اسمبلی ہال کے خصوصی اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا:

"میں پہلا مسلمان سائنسدان ہوں جسے یہ انعام ملا ہے"۔ اس حوالے سے ڈاکٹر عبد السلام نے سویڈش اخبار نویس البرٹ لیلٹ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا "میں سب سے پہلے غلام احمد مرزا کا غلام ہوں، پھر مسلمان ہوں اور پھر پاکستانی" (کتاب غدار پاکستان از متین خالد صفحہ نمبر 40)

اسکے بعد ڈاکٹر عبد السلام نے اپنی سیاہ اچکن، سفید پگڑی اور پاؤں کے خم دار کڑھائی دار جوتے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا:

"میرا یہ لباس اولاً مرزا صاحب (مرزا غلام احمد) کی مطابقت میں ہے اور ثانیاً پاکستانی ہونے کی" (کتاب غدار پاکستان از متین خالد صفحہ نمبر 213)

سوال نمبر 25: ڈاکٹر عبد السلام نے نوبل پرائز کو کس کی طرف منسوب کیا؟

جواب: ڈاکٹر عبد السلام نے نوبل پرائز کو مرزا قادیانی کی حقانیت کا معجزہ قرار دیا۔ جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام لندن میں ان کی عبادت گاہ کے محمود ہال میں سنڈے اسکول کے طلباء کو ڈاکٹر عبد السلام نے مرزا غلام قادیانی کی یہ پیشین گوئی سنائی

"میرے فرقے کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانی کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے"

(کتاب غدار پاکستان از متین خالد صفحہ نمبر 36)

سوال نمبر 26: ڈاکٹر عبد السلام کا خود کو مسلمان کی حیثیت سے پیش کرنے کا کیا فائدہ ہوا؟

جواب: ڈاکٹر عبد السلام کو سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ اس کو تمام مسلم ممالک اور عوام نے مسلم دنیا کا ہیرو بنا دیا فتنہ ِ قادیانیت کو اسلام کے ایک فرقے کی حیثیت حاصل ہو گئی اور مسلم ممالک میں اسکو مدعو کیا جانے لگا۔ اس کے ساتھ ساتھ مسلم ممالک نے اہم اسلامی اداروں کی رکنیت بطور اعزاز دی۔ (کتاب غدار پاکستان از متین خالد صفحہ نمبر 40)

سوال نمبر 27: ڈاکٹر عبد السلام کے متعلق (اسکو مسلمان سمجھ کر) مراکش کے شاہ حسین کا موقف کیا تھا؟

جواب: انکا موقف تھا کہ آپ کی کامیابی سے اسلامی فکر و تہذیب جگمگا اٹھے ہیں۔

(کتاب غدار پاکستان از متین خالد صفحہ نمبر 40)

سوال نمبر 28: ڈاکٹر عبد السلام کو مسلمان سائنسدان خیال کرتے ہوئے اس سے متعلق سعودی شہزادے کا موقف کیا تھا؟

جواب: ڈاکٹر عبد السلام کو مسلمان سائنسدان سمجھ کر سعودی شہزادے محمد بن فیصل السعود نے موقف اختیار کیا کہ

" ڈاکٹر سلام کے لیے نوبل انعام مسلمانوں کے لیے باعث مسرت ہے اور اس پر بڑی مسرت ہوئی"

(کتاب غدار پاکستان از متین خالد صفحہ نمبر 40)

سوال نمبر 29: ڈاکٹر عبد السلام کو بھارت میں کیا لقب دیا گیا؟

جواب: ڈاکٹر عبد السلام کو جنوری کے دورہ بھارت کے موقع پر ٹائمز آف انڈیا نے رستم ہند کا خطاب دیا۔

(کتاب غدار پاکستان از متین خالد صفحہ نمبر 138)

سوال نمبر 30: ڈاکٹر عبد السلام نے بھارت کو کس بات پر خراج تحسین پیش کیا؟

جواب: ڈاکٹر عبد السلام نے بھارت کو اگنی میزائل کے کامیاب تجربے پر خراج تحسین پیش کیا۔

(کتاب غدار پاکستان از متین خالد صفحہ نمبر 139)

سوال نمبر 31: ڈاکٹر عبد السلام نے مسلم ممالک سے اسلامی سائنس فاؤنڈیشن کے نام پر کتنا پیسہ وصول کیا؟

جواب: ڈاکٹر عبد السلام نے اسلامی سائنس فاؤنڈیشن کے نام پر مسلم ممالک سے ایک ارب ڈالر دینے کی تجویز پیش کی تھی اور اس میں سے تقریباً 5 کروڑ ڈالر وصول کر لیے تھے۔

(کتاب غدار پاکستان از متین خالد صفحہ نمبر 43)

سوال نمبر 32: ڈاکٹر عبد السلام کی اٹلی میں موجود فاؤنڈیشن کا نام کیا تھا؟

جواب: ڈاکٹر عبد السلام کی اٹلی میں موجود فاؤنڈیشن کا نام انٹرنیشنل سینٹر فار تھیوریٹیکل فزکس (آئی سی ٹی پی) ہے جس کا قیام 1964 میں اٹلی کے شہر تریستے میں عمل میں لایا گیا۔

(کتاب غدار پاکستان از متین خالد صفحہ نمبر 230)

سوال نمبر 33: اسلامی سائنس فاؤنڈیشن نے کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: اسلامی سائنس فاؤنڈیشن کا سربراہ چونکہ ڈاکٹر عبد السلام قادیانی تھا اس لیے اسکے تمام تر وسائل کو قادیانیت کی تبلیغ واشاعت اور مسلم ممالک کی جاسوسی کے لیے استعمال کیا گیا۔ اس کے ذریعے کوئی سائنسی پیش رفت نہ ہو سکی۔ (کتاب غدار پاکستان از متین خالد صفحہ نمبر 53)

سوال نمبر 34: ڈاکٹر یوول نیمان کون تھا؟

جواب: ڈاکٹر یوول نیمان ایک کٹر اور متشدد یہودی تھا جو پاکستان کے سخت مخالف تھا اور انڈیا میں اسکے خفیہ دورے ہوتے تھے۔ انڈیا نے اپنا ایٹمی تجربہ (دھماکہ) بھی اس کے مشورے پر کیا تھا۔

(کتاب غدار پاکستان از متین خالد صفحہ نمبر 173)

سوال نمبر 35: ڈاکٹر عبد السلام سے ڈاکٹر یوول نیمان کا کیا تعلق تھا؟

جواب: ڈاکٹر یوول نیمان ڈاکٹر عبد السلام کے قریبی ساتھیوں میں سے تھا۔ ڈاکٹر عبد السلام اس کی خصوصی دعوت پر اسرائیل جاتا تھا۔ (کتاب غدار پاکستان از متین خالد صفحہ نمبر 173)

سوال نمبر 36: ڈاکٹر عبد السلام پاکستان آتا تو کہاں ٹھہرتا تھا؟

جواب: ڈاکٹر عبد السلام جب بھی پاکستان آتا تو کراچی کے ایٹمی توانائی کمیشن کے گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرتا تھا۔ جہاں منیر احمد خان کی اس سے ملاقات ہوتی اور منیر احمد خان سے متعلقہ (خفیہ) معلومات لے کر عبد السلام انڈیا روانہ ہو جاتا۔ (کتاب غدار پاکستان از متین خالد صفحہ نمبر 70/85)

سوال نمبر 37: ڈاکٹر عبد السلام کو صدر ضیاء الحق سے بات کرنے کا کس نے کہا تھا؟

جواب: ڈاکٹر عبد السلام کو قادیانیوں کے نام نہاد چوتھے خلیفے مرزا طاہر نے کہا تھا کہ صدر ضیاء الحق سے بات کرو کہ ہمارے خلاف کی گئی حالیہ قانون سازی (298B&C) کو ختم کرے۔

(کتاب غدار پاکستان از متین خالد صفحہ نمبر 161)

ASSAS
INSTITUTE

+92 334 93 63 518

www.assasedu.com